بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بریلوی رضاخانیوں کے نزدیک حج فرض نہیں بلکہ فرضیت ساقط ھے

قارئین کرام ایک مسلمان کے دل میں خانہ کعبہ اور مکہ مدینہ شریف کی کیا عزت ہونی چاہیے یہ کسی مسلمان سے ڈھکی چھپی بات نہیں۔ مسلمان جہاں بھی بستے ہوں ان کے لئے مکہ اور مدینہ ایک مرکز کا نام ہے۔ اور یہاں کے علماء کو ہر دور میں ہر مسلمان نے عزت کی نگاہ سے دیکھا۔ خود احمد رضا خان بریلوی نے بھی جب علماء دیوبند کو بدنام کرنے کے لئے ایک کتاب لکھی تو اس کی تصدیق انہی مقامات کے علماء سے کروائی جس سے آپ یہاں کے علماء کا علمی مقام اور مرکزیت کو ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

قارئین کرام سلطان عبدالعزیز نے حرمین شریفین میں ۱۹۲۴ء میں تمام مقدس مقامات پر بنے ہوئے مقبروں کو ڈھا دینے کا حکم دیا۔ یہ اقدام درست تھا یا غلط اس وقت اس کی بحث نہیں۔ لیکن بالفرض اگر اس اقدام کو غلط تصور بھی کر لیا جائے تو دلائل کی بنیاد پر اس سے اختلاف رکھنے کی گنجائش ہر ایک کو ہے۔ مگر برا ہو بریلی کے خانزادوں کا کہ ان سے اختلاف کا اختتام ہی کفر کے فتووں پر ہوتا ہے۔ چنانچہ احمد رضا خان بریلوی کے لڑکے اور بریلویوں کے مفتی اعظم ہند مصطفیٰ رضا خان بریلوی نے مسلمانوں کی اس مرکزیت کو ختم کر کے بریلی کو مسلمانوں کا مرکز بنانے کیلئے یہ گھناؤنی سازش کی کہ پوری تاریخ اسلام میں پہلی بار یہ انوکھا فتویٰ دیا کہ حج کی فرضیت ساقط ہے۔ اور کسی مسلمان پر حج فرض نہیں معاذ اللہ۔

یہ فتویٰ کس قدر سنگین تھا اس کے لئے میں اس وقت اسی فتوے سے دو حوالے نقل کر

بریلوی مذہب میں حج ساقط ہے

جب یہ معلوم ہو گیا تو ہم کہتے ہیں اور بجزم ویقین کہتے ہیں کہ آج جب حجاز مقدس میں ابن سعود منحوس ونامسعود مخذول ومطرود ومردود اس کے ہمراہیان نامحمود کا نجس وجود ہے اور جب بیان سائل فقصل ودیگر کثیر حضرات حجاج وفاضل امان مفقود ہے فرضیت (حج) ساقط ہے اور ادا غیر لازم (صفحہ 9)

حج پر جانے والے پاگل اندھے بیوقوف ہیں

یہاں سے یہ نتیجہ نکلا کہ اگر دفع الشرار اللئام ناممکن ہو تو کسی کے نزدیک بھی اس وقت حج کرنا فرض نہیں رہتا اور ہر وہ شخص جس کے سر میں دماغ اور دماغ میں عقل اور پہلو میں دل اور دل میں ذرا سا انصاف اور چہرے پر آنکھیں اور آنکھوں میں حق کی روشنی اور کان اور کانوں وقت سمع موجود ہے۔ دیکھتا سنتا سمجھتا اور اعتراف کرتا ہے کہ آج نجدیاں نافرجام کے اس فتنے کی روک تھام حاجیوں سے ناممکن ہے کو کس طرح ان پر حج فرض ہوگا۔۔۔؟؟؟ (صفحہ 12)

قارئین کرام اس سازش کو عوام میں کتنی مقبولیت حاصل ہو سکی اس کا اندازہ آپ اس سے لگا سکتے ہیں کہ یہ فتویٰ آج خود بریلوی حضرات اس طرح چھپاتے پھرتے ہیں جیسے حیض والی عورت اپنی حیض کے چیتھڑے۔

رضاخانی مذہب کی حقیقت جاننے کے لئے ہماری ویب سائٹس اور ہمارا چینل وزٹ کیجئے

www.HaqForum.com

www.RazaKhaniMazhab.com

www.BarelviMazhab.tk
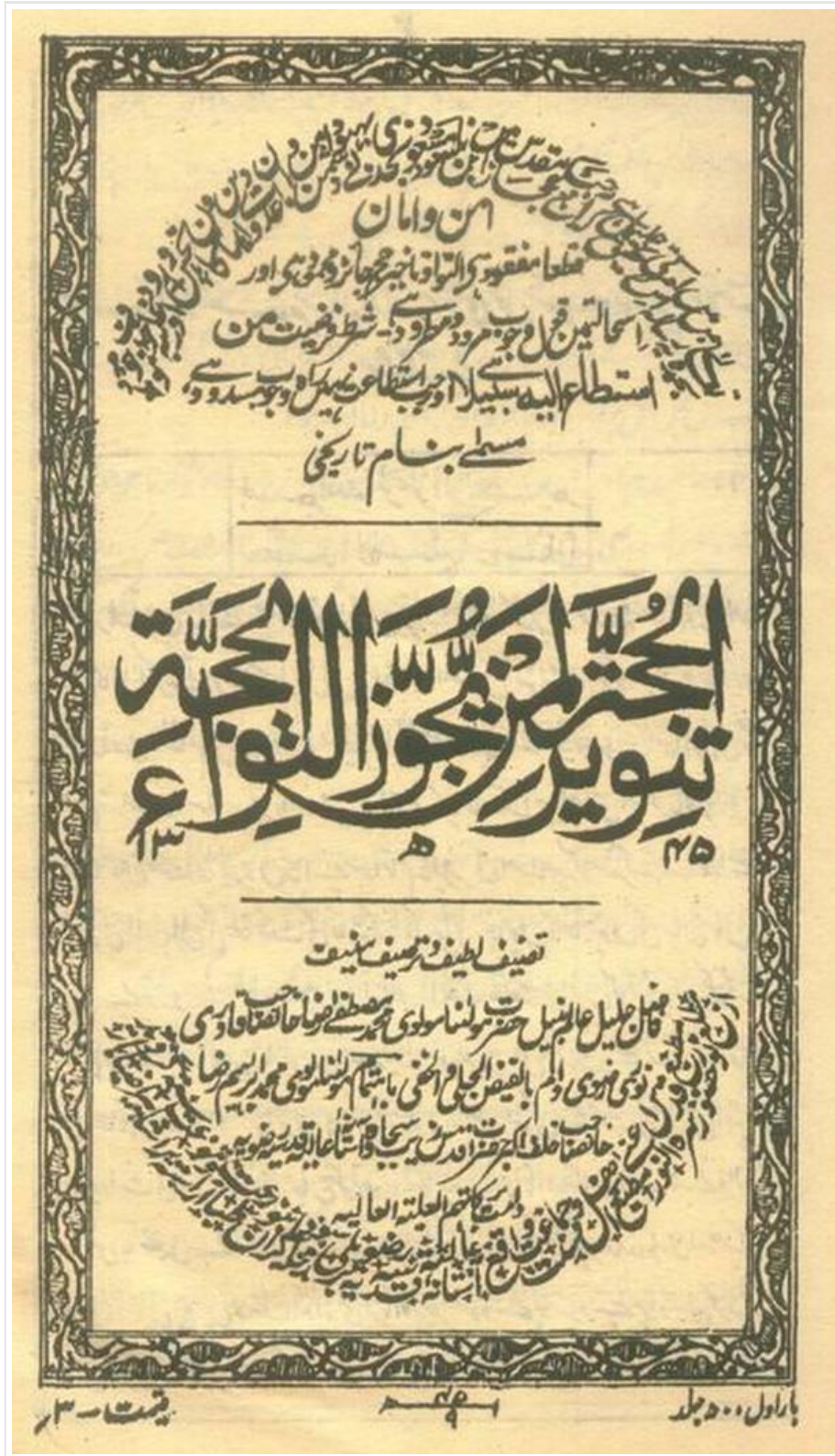
علی القلوب من المحاربین لوقوع النہب فی الغلبۃ منہم مراراً او سمعوا ان طائفۃ تعرضت للطریق ولہا شوکۃ والناس یستضعفون انفسہم عنہم لا یجب علامہ طحطاوی فرماتے ہیں یشترط ان لا یکون خائفا من سلطان یمنع عنہ منسک متوسط میں امام العالم علامہ رحمۃ اللہ سندی اور اسکی شرح مسلک متقسط میں علامہ علی قاری فرماتے ہیں من خاف من ظالم او عدو او سبع او غرق او غیر ذلک ای غیر ما ذکر من قاطع طریق او مکاس او مناع لم یلزمہ اداء الحج[عہ] بنفسہ بل بمالہ والعبرۃ بالغالب ای فی الامن وغیرہ براً او بحراً فان کان الغالب السلامۃ یجب والا ای ان کان الغالب القتل والہلاک فلا کذا قالہ ابو اللیث وعلیہ الفتوی وفی القنیۃ وعلیہ الاعتماد۔

جب یہ معلوم ہو لیا تو ہم کہتے ہیں اور بجزم ویقین کہتے ہیں کہ آج جبکہ حجاز مقدس میں ابن سعود منحوس و نامسعود مخذول و مطرود و مردود اور اس کے ہمراہیان نامحمود کا تحکم مدود ہو اور حسب بیان سائل فاضل و دیگر کثیر حضرات حجاج و افاضل امان مفقود ہے فرضیت ساقط ہی یا ادا غیر لازم ہے کہ اللہ عزوجل نے حج اسی پر فرض فرمایا ہے جو استطاعت رکھتا ہو اور یہاں شرع سے استطاعت ہی نہیں قال تعالیٰ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا۝ وہ حجاج جو ایسے مال کے مالک نہیں جو ان کے دیون و مسکن و فرش وثیاب و فرس و سلاح و نفقۂ عیال و اولاد صغار سے جانے آنے کی مدت تک زائد اور زاد و راہ و راحلہ کے لیے کافی ہو زیر بحث ہی نہیں کہ ان پر فرض ہونے کا کوئی بھی قائل نہیں یہاں تک کہ خود نجدی بھی اور ہمارے خیال میں ایسے ہی حجاج اکثر و بیشتر ہوتے ہیں

[عہ] وہذا کما تری علی اختیار ان الامن شرط وجوب الاداء ۱۲ منہ

اُسوقت جو واجب جانا تھا وہ اسلیے کہ اُنکے خیالِ مبارک میں حاجیوں سے قرامطہ ملاعنہ کے شر کا دفع ممکن تھا فتح القدیر میں اسکی تصریح فرمائی حیث قال رحمہ اللہ نہ رای ان الغالب اندفاع شرہم عن الحاج۔ نہ یہ کہ دفع شر قرامطہ تو اُنکے نزدیک بھی ناممکن تھا مگر حج کو جانا پھر بھی واجب ہی تھا اعلیحضرت سیدی الوالد ماجد قدس سرہٗ نے جد الممتار میں فرمایا فاذا الوہ یغلب فلا شك فی عدم الافتراض تو یہاں سے یہ نتیجہ نکلا کہ اگر دفع شر اشرار لئام ناممکن ہو تو کسی کے نزدیک بھی اُسوقت حج کرنا فرض نہیں رہتا اب ہر وہ شخص جس کے سر میں دماغ و دماغ میں عقل اور پہلو میں دل اور دل میں ذرا سا انصاف اور چہرے پر آنکھیں اور آنکھوں میں حق کی روشنی اور کان اور کانوں میں قوتِ سمع موجود ہی دیکھتا سنتا سمجھتا اور اعتراف کرتا ہو کہ آج ان نجدیانِ نافرجام کے اس فتنے کی روک تمام حاجیوں سے ممکن نہیں تو کس طرح اُن پر حج کرنا فرض ہوگا۔

سند رنج قتلِ حجاج نجدیہ سے ثابت اور جامع الرموز میں واقعات امام ناطفی سے نقل کیا ان قتل بعض الحاج عذر فی ترك الحج یوہیں بنانیہ میں فرمایا قتل بعض الحجاج عذر مالم یظہر الامن عن وقوع مثلہ یوہیں علامہ طحطاوی کے حاشیہ مراقی الفلاح میں ہے قتل بعض الحجاج عذر یوہیں ابو السعود و طحطاوی علی الدر میں ہے در مختار میں تصریح فرمائی کہ ان قتل بعض الحجاج عذر یعنی بیشک بعض حجاج کا قتل ترک حج کے لیے عذر ہوا اور جبتک امن نہ ہو عذر رہیگا۔ علامہ شامی قدس سرہ السامی نے رد المحتار میں زیر قول مذکور در مختار علامہ حموی سے نقل فرمایا ای فی کل عام او فی غالب الاعوام وحینئذ فلا تکون السلامۃ غالبۃ یعنی ہر برس یا غالب اعوام میں ایسا واقع ہوتا ہو تو اس وقت غلبۂ سلامت نہ رہیگا اس عبارت پر کوئی حامی نجدیان بغلیں نہ بجائے کہ دیکھیے ابھی نجدی قبضہ کو بہت برسیں نہ ہوئیں (خدا جلد نجدیوں کو دفع فرمائے) جس سے کھلتا کہ اُنھوں نے ہر برس بعض حجاج کو قتل کیا یا اکثر برسوں میں۔ کہ امن طریق کی بحث میں وہ یہ

شجاع اور اور علما رحمہم اللہ تعالیٰ کا قول ہمارے ناچیز بندے تمہارے خادم خدام مصطفیٰ رضا نے تم تک پہنچا دیا تھا پھر بھی تم نہ مانے اور تم نے ہمارے اور ہمارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں کو اپنے مال لٹوا کر مدد پہنچائی ہمارے مقدس شہروں پر اُن کا نجس قبضہ اور بڑھا دیا۔ تو تم کیا جواب دو گے والعیاذ باللہ سبحٰنہ وتعالیٰ۔ حج کو جو مسلمان جائیگا اور حج کر لیگا حج تو ہو جائیگا مگر ہر عاقل کے نزدیک طاعت ایسے طور پر کرنی چاہیے جس سے اللہ عزوجل راضی ہو طاعت سے جو مقصود ہے وہ حاصل ہو نہ کہ یوں کہ معاذ اللہ معاصی پر شامل ہو۔ یہ تھا حق کا پیام آگے آپ جانیں اور آپ کا کام والسلام خیر ختام هكذا ينبغي الجواب والله سبحٰنه وتعالیٰ شانه اعلم بالصواب اليه المرجع والمآب في كل فصل وباب وصلى الله رب الارباب وسلم الرحيم التواب على نبينا الاواب مع الآل والاصحاب الى يوم الحساب۔

كتبه عبدہ المذنب الفقير مصطفیٰ رضا محمد القادری البرکاتی النوری الرضوی البریلوی غفر لہ مولاہ العلی القوی وحقق املہ واصلح عملہ بفیضہ الولوی۔ آمین

۲۹ ربیع الآخر ۱۳۴۳ھ

تصدیقات علمائے کرام بریلی

الحکم الحکم والعلم عند من لہ العلم

الفقیر محمد حامد رضا القادری النوری الرضوی غفر لہ

لقد اصاب المجیب

رحیم الٰہی غفرلہ مدرس مدرسہ اہلسنت و جماعت بریلی

صح الجواب

الفقیر القادری محمد عبد العزیز غفرلہ رضوی

مدرس مدرسہ اہلسنت و جماعت بریلی

الجواب ھو الصواب

رضا حسن [illegible] بریلوی (دبیر کامل فاضل ادب لکھنؤ یونیورسٹی)

الجواب صواب و سبیل ذا المجیب مثاب

فقیر ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی قادری رضوی لکھنوی غفرلہ

الجواب صحیح وصواب المجیب نجیح ومثاب۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصدق والصواب۔

کتبہ محمد ضیاء الدین التلہری المکنی بابی المساکین عفا عنہ رب العلمین

لقد اصاب المجیب

عبد الرحمن قادری رضوی غفرلہ

للہ در المجیب

فقیر تقدس علی رضوی غفرلہ خادم طلبہ و نائب مدیر دار العلوم منظر اسلام بریلی

صح الجواب المجیب لقد اصاب

فقیر عبد العزیز قادری رضوی مصطفوی متعلم مدرسہ منظر اسلام

لقد اصاب المجیب

فقیر محمد زبیر احمد غفرلہ

اصاب من اجاب

محمد حسنین رضا قادری بریلوی

الجواب الجواب وھو الحق الصواب

فقیر ابو الانوار سید محمد شرف الدین اشرف اشرفی جیلانی جائسی عفی عنہ

ابو الانوار سید محمد شرف الدین اشرف اشرفی جائسی

المجیب مصیب و جزاہ اللہ الحسیب

فقیر احسان علی مظفرپوری ۔ جمادی الاخری ۱۳۴۵ھ مدرس مدرسہ منظر اسلام بریلی

محمد احسان علی